Shariah Academy
For Research & Studies
Nadwatul Ulama
Tagore Marg, Nadwa Road, Lucknow U.P. 226007

مجلس تحقیقات شرعیہ
ندوۃ العلماء لکھنؤ

Ref..............................

Date 30-04-2026

سوالنامہ

آٹھواں فقہی سیمینار مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء

مکرمی ومحترمی ! زیدلطفہ

اللہ کرے خیر وعافیت ہوں!

مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء کے آٹھویں فقہی سیمینار کے لئے تین موضوعات منتخب کئے گئے ہیں، جودرج ذیل ہیں:

۱۔ڈیجیٹل پلیٹ فارم اورافیلیٹ مارکیٹنگ سے حاصل ہونے والی آمدنی کا شرعی حکم

۲۔ہڈیوں سے بنی اشیاء کے استعمال کا حکم

۳۔زمینوں کی خریدوفروخت سے متعلق اہم مسائل

مذکورہ تینوں موضوعات پر مشتمل سوالنامے آپ کی خدمت میں ارسال کئے جارہے ہیں، گزارش ہے کہ ان کے تفصیلی جوابات لکھنے کی زحمت کریں، اور ۳۰، جون ۲۰۲۶ تک اپنی تحریر ضرور ارسال کردیں، تاکہ سیمینار کی تیاری میں آسانی ہو، امید ہے کہ آپ کا علمی تعاون مجلس کو حاصل رہے گا۔

نوٹ: مقالہ سے متعلق ضروری ہدایات منسلک ہیں۔

والسلام

عتیق احمد بستوی

ناظم مجلس تحقیقات شرعیہ، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

9839776083

رابطہ کے لئے:

مفتی محمد ظفر عالم ندوی (کنوینر برائے سیمینار)

مفتی محمد نصر اللہ ندوی (معاون کنوینر) موبائل:9236064987

مفتی منور سلطان ندوی (آفس سکریٹری) موبائل:8299624579

گزارشات برائے مقالہ نگار حضرات:

۱-مقالہ ان پیج یا ورڈ میں کمپوز ہو / یا خوش خط تحریر ہو، واٹس ایپ پر ٹائپ کرنے سے گریز کریں۔

۲-اردو عبارت نوری نستعلیق فونٹ اور عربی عبارت کے لئے ٹریڈ عربک فونٹ استعمال کریں۔

۳-کمپوز شدہ مقالہ فل اسکیپ میں 10 / صفحات سے زائد نہ ہو۔

۴-آخر میں مقالہ کا خلاصہ ضرور تحریر کریں، جس میں ہر سوال سے متعلق آپ کی رائے واضح ہو۔

۵ -آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ نیز فقہی عبارتوں کا ترجمہ بھی تحریر کریں۔

۶ -طویل عبارتیں نقل کرنے سے گریز کریں، عبارت کا اتنا حصہ ہی نقل کرنا کافی ہے جو آپ کا مستدل اور مطلوب ہو۔

۷-ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ طویل عبارتوں کا اپنے انداز سے صرف خلاصہ لکھ کر حوالہ نقل کر دیا جائے۔

۸-کسی سوال کے جواب میں عبارتیں مکرر ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، صرف اشارہ کر دینا کافی ہے۔

۹ -اصل سوال پر ترکیز ہو، ضمنی یا غیر متعلق امور سے پرہیز کیا جائے۔

۱۰-کوشش ہو کہ مقالہ مختصر اور جامع ہو۔

۱۱-یہ بھی کوشش ہو کہ مقالہ مقررہ تاریخ کے اندر ہی ارسال فرما دیں تا کہ تلخیص اور عرض مسئلہ تیار کرنے میں سہولت ہو۔

سوالنامہ

ڈیجیٹل پلیٹ فارم اورافیلیٹ مارکیٹنگ سے حاصل ہونے والی آمدنی کا شرعی حکم

ڈیجیٹل معیشت کے موجودہ دور میں مختلف آن لائن ذرائع سے آمدنی کے نئے طریقے سامنے آئے ہیں، جن میں ’’افیلیٹ مارکیٹنگ‘‘ (Affiliate Marketing) اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم (Digital Platforms) کے ذریعے آمدنی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

ڈیجیٹل پلیٹ فارم سے آمدنی کا نظام

ڈیجیٹل معیشت کے موجودہ نظام میں ویب سائٹس، یوٹیوب، انسٹاگرام اور دیگر آن لائن پلیٹ فارمز پر آمدنی کا بنیادی ذریعہ اشتہارات (Advertisements) پر مبنی ہوتا ہے۔ اس ماڈل میں مختلف تجارتی ادارے اپنی مصنوعات یا خدمات کی تشہیر کے لیے ان پلیٹ فارمز کو معاوضہ ادا کرتے ہیں، جو ان اشتہارات کو صارفین کے پیش کردہ مواد (آڈیو، ویڈیوز، مضامین وغیرہ) کے ساتھ منسلک کر دیتے ہیں۔ جب ناظرین یا صارفین اس مواد کو دیکھتے ہیں تو اشتہار بھی ان تک پہنچتا ہے، جس سے اشتہاری کمپنی کو تشہیر کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بدلے پلیٹ فارم کو معاوضہ ملتا ہے، اور وہ اس آمدنی میں سے ایک متعین حصہ نشر کرنے والے کو دیتا ہے جس کے چینل یا سائٹ پر یہ اشتہار دکھایا جاتا ہے۔ یہ طریقہ کار ’’ڈیجیٹل ایڈ ریونیو‘‘ یا ’’آن لائن مونیٹائزیشن سسٹم‘‘ کہلاتا ہے، جو عصرِ حاضر میں آن لائن آمدنی کے اہم ترین ذرائع میں شمار ہوتا ہے۔

افیلیٹ مارکیٹنگ کا نظام

افیلیٹ مارکیٹنگ (Affiliate Marketing) آن لائن تجارت کا ایک منظم اور مؤثر طریقۂ تشہیر ہے، جس میں کوئی فرد یا ادارہ کسی کمپنی کی مصنوعات یا خدمات کی ترویج کے بدلے کمیشن حاصل کرتا ہے۔ اس نظام میں مارکیٹر کمپنی کی جانب سے ایک مخصوص ریفرل لنک یا شناختی کوڈ حاصل کرتا ہے اور اسے اپنی ویب سائٹ، ویڈیو، یا سوشل میڈیا کے ذریعے صارفین تک پہنچاتا ہے۔ جب کوئی خریدار اس لنک کے ذریعے خریداری کرتا ہے یا مطلوبہ عمل انجام دیتا ہے، تو کمپنی اس مارکیٹر کو طے شدہ کمیشن ادا کرتی ہے۔ اس طرح کمپنی کو فروخت میں اضافہ ہوتا ہے جبکہ مارکیٹر کو اس کی تشہیری کوششوں کے عوض معاوضہ ملتا ہے۔ یہ پورا نظام دراصل ’’نتیجہ پر مبنی ادائیگی‘‘ (Performance-Based Payment) پر قائم ہے، جو موجودہ ڈیجیٹل معیشت میں کاروباری اشتراک کا ایک نمایاں طریقہ بن چکا ہے۔

اس پس منظر میں درج ذیل سوالات پیش خدمت ہیں:

سوالات:

۱۔ ’’افیلیٹ مارکیٹنگ‘‘ اور ’’ڈیجیٹل پلیٹ فارم سے حاصل ہونے والی آمدنی‘‘ کو ابواب فقہیہ میں سے کس باب کے تحت داخل کی جاسکتی ہے؟ مثلاً: بیع، اجارہ، جعالہ، دلالی وغیرہ، یا یہ کوئی نئی فقہی صورت ہے؟۔

۲۔ ان دونوں معاملات میں عامل (مارکیٹر/یوزر) اور کمپنی کے درمیان جو معاہدہ ہوتا ہے، کیا وہ شرعی عقد کے اصولوں مثلاً: ایجاب، قبول، عوض، اہلیت، وغیرہ) پر پورا اترتا ہے؟

۳۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارم جو صارفین اور فروخت کنندہ کے درمیان واسطہ بنتا ہے، کیا شرعاً اس کا کردار وکیل (agent) کا ہے یا دلال (broker) کا؟

۴۔ اگر کمیشن اس شرط کے ساتھ دیا جائے کہ جب صارف پلیٹ فارم کے لنک کے ذریعہ خریداری کرے گا تو وہ اجرت کا حقدار ہوگا، کیا یہ شرط شرعاً معتبر ہے؟

۵۔آن لائن معاہدوں میں غرر، جہالت، تدلیس یا دھوکہ دہی کا امکان پایا جاتا ہے، مذکورہ دونوں معاملوں پر شرعا اس کے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

۶۔افیلیٹ کے لیے ایسے پروڈکٹس یا سروسز کی تشہیر کرنا جن میں سود پایا جائے یا فحاشی یا حرام اشیاء شامل ہوں، شرعا اس کا حکم کیا ہے؟

۷۔ایسے اشتہارات جن میں جھوٹ، مبالغہ یا دھوکہ ہو، ان سے حاصل ہونے والی آمدنی کا حکم کیا ہوگا؟

۸۔اگر افیلیٹ لنک کے ذریعہ فروخت ہونے والی اشیاء میں بعض حرام یا مشتبہ مصنوعات ہوں تو کیا کل آمدنی ناجائز ہوگی یا صرف متعلقہ حصہ؟

۹۔افیلیٹ مارکیٹنگ اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم کے تحت ہونے والے معاملات میں کیا عوض کا متعین ہونا ضروری ہے؟ اگر عوض متعین ہونے کے بجائے متغیر ہو (بعض عوامل کے ساتھ مشروط ہو) تو کیا حکم ہوگا؟

نوٹ: اگر اس سوالنامہ میں دونوں معاملوں سے متعلق کوئی اہم جزئیہ رہ گیا ہو تو اس کا حکم بھی تحریر کریں۔

سوالنامہ

ہڈیوں سے بنی اشیاء کے استعمال کا حکم

انسانی ضروریات اور صنعتی ترقیات نے جانوروں کی ہڈیوں اور ان سے بنی ہوئی مصنوعات کو روزمرہ کی زندگی کا حصہ بنادیا ہے، موجودہ دور میں اس کا رواج بڑھتا جارہا ہے، کھانے، پینے، سامان آرائش اور ادویات میں اس کا استعمال بڑے پیمانے پر ہورہا ہے، اس پس منظر میں مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء کی جانب سے درج ذیل سوالات پیش خدمت ہیں:

۱۔فقہاء کے نزدیک مردار کی ہڈی کا کیا حکم ہے؟ اس مسئلہ میں طہارت ونجاست کا معیار کیا ہے؟ کیا خشک اور تر ہڈیوں میں فرق ہوگا؟

۲۔حلال اور مردار جانوروں کی ہڈیاں عموماً ایک ساتھ یکجا کی جاتی ہیں، ایسی مخلوط ہڈیوں کے خرید وفروخت اور استعمال کا کیا حکم ہے؟

۳۔ہڈیوں کے مجموعہ میں بسا اوقات انسان، کتا اور خنزیر کی ہڈیاں بھی شامل ہوتی ہیں، ایسی صورت میں استعمال اور خرید وفروخت کے حکم میں فرق ہوگا؟

۴۔بعض صنعتوں میں ہڈی کا استعمال بعینہ ہوتا ہے، بس معمولی تراش وخراش کے عمل سے گزارا جاتا ہے، مثلاً زیورات، قلم، چوڑیاں، چاقو کے دستے وغیرہ، اس کا حکم کیا ہوگا؟ نیز ہڈیوں کی تفصیل معلوم ہونے اور معلوم نہ ہونے کی صورت میں حکم پر کیا اثر مرتب ہوگا؟

۵۔ہڈیوں سے بنے ہوئے مجسمے، آرٹس، اور سامان آرائش کا کیا حکم ہوگا؟

۶۔ہڈیوں کو مختلف صنعتی پروسس یا کیمکل ٹریٹمنٹ سے گزارنے بعد ان کو مختلف چیزوں میں استعمال کے قابل بنایا جاتا ہے، تو کیا یہ استحالہ متصور ہوگا؟

۷۔ہڈیوں سے حاصل شدہ جلاٹین کا استعمال مٹھائی، جیلی، آئس کریم اور دیگر کھانے کی اشیاء میں ہوتا ہے، شرعاً ایسی چیزوں کا حکم کیا ہوگا؟

۸۔کھانے پینے کے برتنوں میں ہڈی کی راکھ یا سفوف (Bone Ash/Bone Powder) کا استعمال ہوتا ہے، اس کا شرعی حکم کیا ہوگا، نیز مردار وغیر مردار اور انسان وخنزیر کی ہڈیوں سے تیار شدہ راکھ، سفوف اور ان سے بنے ہوئے برتن وغیرہ کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

۹۔دواؤں میں ہڈیوں کا استعمال ہوتا ہے، خاص طور پر ہڈیو ں کو جوڑنے میں، اسی طرح دانتوں میں ہڈی کے ذرات (Dental Powder) کا استعمال ہوتا ہے، شرعاً اس کا حکم کیا ہے؟

۱۰۔میڈیکل تعلیم کے لئے انسان یا جانوروں کے ڈھانچے، ماڈل اور نمونے رکھے جاتے ہیں، اس مقصد کے لئے ان کو رکھنا کیسا ہے، اور کیا اس مقصد کے لئے استعمال اور خرید وفروخت کا حکم یکساں ہوگا؟

سوالنامہ

زمین کی خریداری سے متعلق چند اہم مسائل

اس وقت زمین کی خرید وفروخت کے متعدد طریقے رائج ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ شرعی نصوص، اصول وقواعد اور فقہاء کی تصریحات کو سامنے رکھتے ہوئے ان شکلوں اور رائج طریقوں سے متعلق واضح شرعی رہنمائی عام لوگوں کے سامنے آجائے، بالخصوص ان پہلوؤں پر غور کرنا ہے کہ یہ مروج طریقے شریعت سے مطابقت رکھتے ہیں یا نہیں؟ یہ کسی نص شرعی یا فقہاء کی کسی رائے سے متصادم تو نہیں ہیں؟ خاص طور پر بیوع کے ممنوع طریقوں، بیع قبل القبض، بیع مجہول، اور بیع معدوم کے دائرہ میں تو یہ نہیں آتے، کیا عرف ورواج کی بناء پر ان کو جواز کے دائرہ میں داخل مانا جائے گا یا نہیں؟

اسی پس منظر میں زمین کی خرید وفروخت سے متعلق چند مروج شکلیں پیش ہیں، ان سے متعلق شرعی حکم کتاب وسنت اور فقہائے امت کے اجتہادات کی روشنی میں تحریر فرمائیں:

سوال:۱

ایک شکل یہ رائج ہے کہ کوئی فرد یا کمپنی ایگریمنٹ کے ذریعہ ایک خطیر رقم دے کر کسان سے زمین حاصل کرتا ہے، لیکن اس کی رجسٹری عمل میں نہیں آتی، بلکہ کسان کمپنی کے بجائے خود ہی کسٹمر کو رجسٹری کرتا ہے، جس مدت تک کا معاہدہ ہوتا ہے اس مدت میں اگر پوری زمین فروخت نہ ہوسکی تو کسان معاہدہ ختم کر دیتا ہے یا نئے سرے سے معاہدہ کرتا ہے، اس سلسلہ میں درج ذیل سوالات پیدا ہوتے ہیں:

الف۔ کمپنی اور کسان کے درمیان جو اگریمنٹ ہوا وہ شرعاً بیع شمار ہوگی یا نہیں؟

ب۔ کسٹمر نے جو رقم ادا کی ہے اس کا مالک کسان ہوگا یا کمپنی؟

ج۔ معاہدہ کی مدت مکمل ہونے پر اگر پوری یا کچھ زمین فروخت نہ ہوسکی تو کسان کو ایگریمنٹ ختم کرنے کا اختیار رہوگا یا نہیں؟

د۔ معاہدہ کے مطابق زمین فروخت نہ ہونے کی صورت میں کسان کو جو رقم دی گئی ہے اس کی واپسی لازم ہوگی یا وہ رقم ضبط ہوجائے گی؟

سوال:۲

ایک طریقہ یہ بھی رائج ہے کہ مالک زمین سے ایگری منٹ کرنے والا کسی تیسرے شخص سے بغیر رقم لئے یہ معاملہ کرتا ہے کہ اس زمین کو میں تم کو دس روپے میں دوں گا، اور وہ تیسرا اس زمین کو کسی چوتھے شخص کے ہاتھ ۱۵ روپے میں بیچ دیتا ہے، اور اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہوتا، کیا یہ طریقہ درست ہے، اور اس طرح حقیقی قبضہ سے پہلے جو نفع وجود میں آتا ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟

سوال:۳

چند لوگ مل کر اس طرح زمین کی خرید وفروخت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں کی رقم ہوتی ہے، اور کچھ لوگوں کی محنت، اسی طرح کچھ لوگ رقم بھی لگاتے ہیں اور ان کی محنت بھی شامل ہوتی ہے، اس سلسلہ میں چند سوالات پیدا ہوتے ہیں:

الف۔ یہ معاملہ شرعاً شرکت پر مبنی مانا جائے گا یا مضاربت کے دائرہ میں آئے گا؟

ب۔ اس طرح کاروبار کے نتیجہ میں جو رقم آئے گی اس کی تقسیم کس طرح ہوگی؟ کیا کسی کو اس کی محنت کی بنیاد پر اضافی رقم دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج۔ اس طرح کے معاملہ میں شرکاء کا دائرہ اختیار کیا ہوگا؟ اگر کوئی شریک دوسرے شریک کی اجازت کے بغیر اپنی ذات پر کچھ خرچ کرتا ہے یہ سمجھتے ہوئے کہ بعد میں حساب کے وقت اسے شامل کر دیا جائے گا، اور کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہوتا تو شرعاً اس کی اجازت ہوگی؟

سوال:۴

زمین کی خرید وفروخت میں عام طور سے کمیشن لینے کا رواج ہے، کچھ لوگ ایک طرف سے لیتے ہیں اور کچھ لوگ دونوں طرف سے لیتے ہیں، اس

سلسلہ میں سوال یہ ہے کہ

الف۔کمیشن صرف ایک فریق سے لے سکتے ہیں یا دونوں فریق سے؟اس بارے میں سمساروالی حدیث سے کیا رہنمائی حاصل ہوسکتی ہے؟

ب۔بعض لوگ اجرت طے کئے بغیر یہ کام کرتے ہیں،اسی طرح بعض یہ کام تو کرتے ہیں مگران کا یہ پیشہ نہیں ہوتا،حالانکہ لوگوں کے درمیان معروف یہی ہے کہ ان معاملات میں کمیشن دیا جاتا ہے،ایسی صورت میں مذکورہ شخص کو کمیشن دیا جائے گا یا نہیں؟اوراگروہ مطالبہ کرتا ہے تو اس کا مطالبہ جائز ہوگا یا نہیں؟

ج۔کبھی کبھی ایجنٹ سے کہا جاتا ہے کہ ہمارا یہ مکان ہے،ہم کو 20 لاکھ روپیے چاہیے،آپ جتنے میں بیچیں،اوپر کی رقم آپ کی ہے،نہ اس کے لیے کوئی فیصد متعین کی جاتی ہے اور نہ اجرت،بعض ائمہ کے یہاں اس کے جواز کا حکم ملتا ہے،احناف اس طرح کے معاملات میں اجرت کی تعیین کے ساتھ اجازت دیتے ہیں،آج کل اس میں عموم پایا جاتا ہے،اور کبھی کبھی یہ نزاعی بھی بن جاتا ہے،تو کیا ابتلاء عام کی بناء پر دوسرے ائمہ کے قول کو اختیار کرنے کی گنجائش ہوگی یا نہیں؟

سوال:۵

زمین کا معاملہ کرانے والے درج ذیل شرائط کے ساتھ معاملہ کراتے ہیں:

الف۔ہمارا کام دونوں فریق کو ملانا ہے،زمین کے کاغذات کی تحقیق کی ذمہ داری ہماری نہیں ہوگی،اگر معاملہ طے ہوگیا تو کمیشن ہمیں دینا ہوگا،ایسی صورت میں معاملہ ہوجانے کے بعد کچھ گڑبڑی نکلتی ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟کیا ایسی شکل میں ایجنٹ کمیشن کا حقدار ہوگا یا نہیں؟

ب۔ایک شکل یہ بھی پیش آتی ہے کہ ایک آدمی نے زمین دکھائی،پھر وہی زمین دوسرے آدمی نے،پھر تیسرے آدمی نے دکھائی،تو ایسی صورت میں کمیشن کا حقدار کون ہوگا؟

ج۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی نے زمین دکھائی،لیکن معاملہ ڈائریکٹ آپس کے تعلقات کی بنیاد پر طے ہوگیا،تو کیا دکھانے والے کو کمیشن ملے گا؟

سوال:٦

ایک صورت یہ بھی ہے کہ زمین کے سلسلہ میں ایجنٹ نے کسی تیسرے کو مالک زمین سے ملایا،پھر اس مالک نے پلاٹنگ شروع کی،اس تیسرے نے خود مالک زمین سے تعلق قائم کرکے متعدد لوگوں کو پلاٹ خریدوائے،تو کیا ہر پلاٹ کا کمیشن پہلے ایجنٹ کو دیا جائے گا یا نہیں؟ آج کے عرف میں یہ ہے کہ اگر آپ نے ملوادیا،تو آپ گویا کہ شریک کار ہوگئے۔

سوال:۷

ایک شخص زمین کا کاروبار کرنے والی کمپنی سے ایجنٹ کے طور پر وابستہ ہوتا ہے،اور دوسرے کو بھی ایجنٹ کے طور پر اس سے جوڑتا ہے،اور یہ دوسرا شخص بھی کسی تیسرے کو ایجنٹ بنواتا ہے،یہ سارے افراد کمپنی کی طرف سے زمین فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں،ہر ایجنٹ کو اپنے سے نیچے کے ایجنٹ کے کئی طبقے تک کمیشن ملتا ہے،اب سوال یہ ہے کہ کیا زمین کے کاروبار میں نیٹ ورکنگ کا یہ طریقہ درست ہے؟

سوال:۸

ایک آدمی متعدد لوگوں سے انویسٹمنٹ کے نام پر پیسہ لیتا ہے،اور کہتا ہے کہ آپ کی رقم تقریبا ایک سال میں دوگنی ہوجائے گی،اس معاملہ میں یہ واضح نہیں ہوتا کہ وہ اس رقم کو کہاں انویسٹ کرے گا،زمین کے کاروبار میں لگائے گا یا عمارت بنائے گا،یا کچھ اور کرے گا،اس سلسلے میں درج سوالات ہیں:

الف: یہ معاملہ درست ہوگا یا نہیں؟

ب: رقم لگانے والے نفع کے حقدار ہوں گے یا نہیں؟